سلسلۂ خدمات حدیث (۱) سلسلۂ مطبوعات اردو (۱۰/۷)

"وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا" (الحشر: ۷)

"نضر الله عبدا سمع مقالتي فوعاها و حفظها ثم أداها الى من لم يسمعها......" الحديث.

علم حدیث کی اہمیت اور ماہیت؟!

تألیف

ڈاکٹر محمد العمري أبوعبد اللہ عفي عنہ

M.A. M.phil(Hadith) Imam Md.Islamic-u-sity- Riyadh (KSA)

P.hd. Jamia Milliyah islamia, New Delhi (India)

پیشکش

مرکز امام ابن حجر برائے علم وثقافت وخدمات حدیث

پلاٹ ۵۸ ,۶۵، رالہ گوڈا، شمس آباد، پوسٹ بکس ۵۷، بنجارہ ہلز حیدرآباد دکن ۵۰۰۰۳۴

فون: 9849313744

E-mail : ibnehajar@yahoo.com

مرکز کی علمی و دینی خدمات

مذہب وملت، جماعت ومسلک کی تقیید کے بغیر درج ذیل خدمات کا انشاء اللہ عزم ہے:

۱۔ قرآن اور حدیث پر مشتمل اسلامی کتابوں کا مختلف زبانوں میں تصنیف وترجمہ۔

۲۔ مسائل کی تحقیق، حق کی تلاش، بحث وتفتیش۔

۳۔ تدریس کتاب اللہ تعالیٰ وسنت رسول اللہ ﷺ اور ان کے متعلقات بالخصوص علم المصطلح والاسناد

۴۔ خالص اسلامی تعلیمات کو عام کرنا، اور دینی کتابوں کی نشرواشاعت، دینی مشورے اور فتاویٰ اسلامیہ کی خدمات فراہم کرنا۔

۵۔ علم مصطلح، ودراسۃ أسانید، تخریج أحادیث، قواعد جرح وتعدیل میں مختصر ومطول مدتی دورے فارغین وطلباء کو تحقیق وتالیف، ترجمہ وتفتیش کی مشق وتربیت وغیرہ خدمات سے نوازنا۔

۶۔ مختلف موضوعات پر سیمینار (ندوات، محاضرات) رفاہ عامہ، خدمات انسانیہ پر مشتمل پروگراموں کا قیام۔

۷۔ حفظ وفہم کتاب وسنت ودیگر اسلامی علوم وثقافت پر مبنی مقابلوں کا انعقاد۔

۸۔ ان کے علاوہ نفع بخش علمی سرگرمیوں اور سماجی خدمات میں شرکت وپیش رفت، مرکز کے عزائم صادقہ ہیں، اللہ رب العزت توفیق حسن سے نوازے، آمین۔

پلاٹ ۵۸، ۶۵، شاہ آباد روڈ، رالہ گوڈا شمس آباد

فون: 9849313744

E-mail : ibnehajar@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا" (الحشر:۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات اپنالو، اور جس سے وہ تمہیں روکے رک جاؤ۔

" نضر الله عبدا سمع مقالتي فوعاها و حفظها ثم أداها الى من لم يسمعها...... " الحديث.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کو تروتازہ (خوش وخرم) رکھے جس نے میری بات (اچھی طرح) سنی اور خوب یاد کیا (اور ذہن نشین کیا) پھر ہر اس شخص کو وہ سنادی جس نے اس کو سنا نہیں تھا۔

علم حدیث کی اہمیت اور ماہیت

بزبان اردو خدمات حدیث کی پہلی پیشکش

از

مرکز امام ابن حجر برائے علم وثقافت وخدمات حدیث

پلاٹ ۵۸، ۶۵، رالہ گوڈا، شمس آباد، پوسٹ بکس ۵۷، بنجارہ ہلز، حیدرآباد دکن، ۵۰۰۰۳۴

فون: 9849313744

E-mail : ibnehajar@yahoo.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	علم حدیث کی اہمیت وماہیت؟!
موضوع	:	حدیث اور مصطلح کی بنیادی معلومات
بنیاد	:	کتاب وسنت اور علوم حدیث کی اساسی کتابیں
تالیف	:	ڈاکٹر محمد العمری أبوعبداللہ
طباعت بار اول	:	۲۰۱۱ء
تعداد	:	۲۰۰۰
کمپوزنگ	:	سہیل گرافکس، چھتہ بازار، حیدرآباد Cell: 9246161020
قیمت	:	-/40 روپیے

---------- : **ناشر** : ----------

مرکز امام ابن حجر برائے علم وثقافت وخدمات حدیث

پلاٹ ۵۸, ۶۵، رالہ گوڈا، شمس آباد، پوسٹ بکس ۵۷، بنجارہ ہلز، حیدرآباد دکن، ۵۰۰۰۳۴

فون: 9849313744

فہرست مضامین

مقدمہ کتاب	4
حدیث نبوی کے تاریخی وتدوینی معلومات	6-9
بنیادی تقسیم	
وحی کے لحاظ سے تقسیم	
نطق ومدلول (مراد) کے لحاظ سے تقسیم	
حدیث کی اہمیت، فضیلت، حجیت ومقام	10
اہمیت حدیث وبنیاد اسلام	
فضیلت علم حدیث اور اس کا درجہ	13
حدیث وسنت حجت ہے یا نہیں ہے؟	17
طلب علم حدیث کی اہمیت اور فضیلت	23
طلب علم حدیث کی اہمیت اور ضرورت	
کتابت یا تدوین حدیث	26
حدیث سے متعلق شکوک وشبہات اور ان کا ازالہ	29
علم اسناد اور اس کی اہمیت وقیمت	32
مراجع کتاب	34

مقدمہ

ان الحمد للّٰہ نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نعوذ بالله من شرور أنفسنا و من سئيات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادى له و أشهدا ألا اله الاالله وحده لا شريک له و أشهد ان محمداً عبده و رسوله .

قال اللہ تعالیٰ: (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ) (آل عمران : ۱۱۰)

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِى تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً) [النساء: ۱]

(يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيْداً ☆ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً) [الأحزاب:۷۰،۷۱]

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ ذخیرہ علم حدیث سے حاصل کردہ بنیادی معلومات کا یہ گلدستہ پیش کرنے کی سعادت مرکز امام ابن حجر کو حاصل ہوئی۔ یہ نذرانہ دراصل ۲۵رمئی ۲۰۱۰ء GCP کے میزبانی میں سہ روزہ دعوتی تربیت کے زرین موقع پر فقیر الی اللہ کے علم حدیث پر مشتمل چار لکچرس ہوئے جس کا ماحصل یہ ہے۔

جو استفادہ عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکز نے نشر واشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور عام لوگوں کو نفع بخشے۔ آمین

ان معلومات کو اکٹھے کرنے میں قرآن کریم، حدیث نبوی میں اس کے مصطلح، اصول و ضوابط والی کتابیں بفضلہٖ تعالیٰ ماخذ رہیں۔ ان شاء اللہ اس موضوع پر یہ کتاب کوہ طور کی مثال ہے جو حجماً خرد ہے اور قدراً ونفعاً کلان ہے۔

اس کتاب میں ذکر کی گئی آیات کا حوالہ' حدیثوں کی تخریج' درجہ اور مقام اسناد بیان کرنے کی پوری جدو جہد کی گئی ہے۔ سہو ونسیاں' بھول چوک سے کوئی چیز رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو درگذر فرمائے۔ آمین

اس کتاب سے اللہ تعالیٰ اُمت کو نفع بخشے۔ اس میں اگر کوئی کمی یا خامی ہو تو قارئین کرام سے تنبیہ ونشاندہی کی امید ہے۔ کتاب اگر مفید ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق حسن ہے۔ اللہ تعالیٰ اس علمی کاوش کو میرے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین وصلى اللّٰه على نبينا محمد واله و أصحابه وسلم و آخر دعوأنا ان الحمد لله رب العالمين . وهو المستعان و عليه التكلان ' وهو على كل شئى قدير .

خادم دین اور دعا گو

ڈاکٹر محمد العمري ابوعبداللہ

بانی وصدر مرکز

بنجارہ ہلز' حیدرآباد۔ ۲۲رصفر ۱۴۳۲ھ

موافق ۲۷رجنوری ۲۰۱۱ء

حدیث نبوی شریف کی تاریخ وتدوین سے متعلق

ابتدائی اور بنیادی معلومات

مختلف وجوہات کی بناء تقسیمات حدیث:

بنیادی تقسیم ۱۔حدیث ۲۔ مصطلح حدیث یا علوم حدیث ہے۔ حقیقت حدیث سے واقفیت کے لئے مصطلح یا اُصول حدیث کا علم بہت ہی ضروری ہے۔لہٰذا ایسی معلومات عرض خدمت ہیں۔

راوی[۱] اور مروی[۲] کے لحاظ سے حدیث کی دوقسمیں ہیں۔

۱. **علم الحدیث روایة** : وہ علم جو اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے افعال اور اوصاف اور تقریر[۳] پر مشتمل ہو۔ اور یہ متن حدیث سے متعلق علم ہے۔

۲.**علم الحدیث دراية**: اسی علم کو علوم حدیث یا اصول حدیث کا نام محدثین کے ہاں ہے وہ قوانین ہیں جن کے ذریعہ متن یا سند حدیث کے حالات معلوم کئے جاتے ہیں۔

وحی کے لحاظ سے حدیث کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

(۱) راوی جو روایت حدیث کا عمل کرتے ہیں

(۲) مروی: وہ روایت ہے جس کو راوی (محدث) سند کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

(۳) تقریر وہ کام جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رونما ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خاموشی اختیار کی اور منع نہیں فرمایا۔

(۱) وحی متلو : وہ نصوص (Texts) جن کی تلاوت نماز وغیرہ میں کی جاتی ہے جیسے قرآن شریف کی آیتیں ہیں۔

(۲) وحی غیر متلو: یعنی وہ نصوص (Texts) جن کی تلاوت نماز میں نہیں کی جاتی ہے۔تو یہ حدیثیں ہیں جو نمازوں میں قرآن کریم کی طرح پڑھی نہیں جاتی ہیں۔ کیونکہ آیتیں منزل من عند اللہ ہیں اور عبادات میں ان کی تلاوت کی جاتی ہے۔اور احادیث کے نصوصق رآن کی طرح آسمان سے نازل نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ ان کے بارے میں یہ علم ہے کہ احکام اور معانی اللہ کی جانب سے ہیں اور الفاظ محمد صلی اللہ وسلم کے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کتاب اللہ اور احادیث کی نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔

اس طرح یہ ثابت ہوا کہ قرآن اور حدیث دونوں وحی ہیں۔ اور اللہ کی جانب سے ہیں۔ حدیث' وحی ہونے کے بارے میں یہ آیت مبارکہ دلیل ہے۔(وما ینطق عن الھوی ، ان ھو الا وحی یوحی)(النجم:۳،۴)

ترجمہ: اور وہ (یعنی محمد ﷺ) اپنی مرضی سے بولتے نہیں ہیں، بلکہ وہ کلام وحی ہی ہے! اور آپ کا ارشاد ہے۔" ألا انی أوتیت القرآن و مثله معه......الحدیث" (رواہ أحمد و أبو داود عن المقدام بن معدیکرب)

ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ (لوگو) خوب جان لو کہ مجھے قرآن کی نعمت عطا کی گئی ہے۔ اور اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔

تقسیم حدیث نطق ومدلول (مراد) کے لحاظ سے حسب ذیل ہے۔

(۱) وحی: معلوم کرانا یا چپکے سے اطلاع کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اور شرعی اصطلاح میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ پیامات الٰہی نبیوں اور رسولوں تک پہنچانا ہے۔

حدیث قدیم کا ضد ہے۔محدثین یا علوم حدیث کے اصطلاح میں حدیث کی تعریف یوں کی جاتی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام' حرکات (Activites) سکنات' ارادے تقریریں' شکل وصورت،صفت وسیرت اور آپ کی زندگی کی ہر حرکت اور باریکی ہے۔

حدیث کو الخبر اور الاثر اور السنۃ بھی کہا جاتا ہے۔ان کے درمیان تھوڑا سا فرق ہے درج ذیل تصریحات سے وہ ان شاء اللہ نمایاں ہوگا۔

چنانچہ الخبر کی جمع الأخبار (News) کو کہا جاتا ہے' جو شخص اخبار کے چکر میں پڑتا ہے وہ اخباری کہلاتا ہے۔اور الخبر کے اصطلاح میں تین معنے ہیں۔

(۱) مرادف حدیث ہے یعنی حدیث اور خبر ایک ہی معنی رکھتے ہیں'

(۲) دونوں الگ ہیں: حدیث وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو' اور خبر جو آپ کے علاوہ کسی اور سے بھی ثابت ہو۔

(۳) ان سے بھی عام معانی یہ ہیں کہ حدیث کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خبر آپ یا دوسروں کا بھی کلام ہو سکتا ہے۔

الأثر چیز کا باقی حصہ اور اصطلاح میں یا تو حدیث کا معنی ہے یا صحابہ اور تابعین وغیرہ کے اقوال اور افعال کو کہا جاتا ہے اور اس کی طرف نسبت اثری ہے۔تو ہر حدیث اثر اور خبر ہو سکتا ہے اور ہر خبر اور اثر حدیث نہیں ہو سکتا ہے تو ان کے درمیان عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے۔

حدیث کو السنۃ بھی کہا جاتا ہے' عربی زبان میں طریقے کو کہا جاتا ہے چاہے وہ اچھا ہو یا بُرا اس کی توضیح درج ذیل حدیث سے ہے' چنانچہ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ا۔ " مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُها وَ أَجْرُمَنْ عَمِلَ بِهَا الى يَومِ الْقِيامَةِ و

مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُمَنْ عَمِلَ بِهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" أو كما ثبت

(حدیث جریر بن عبداللہ البجلی رواہ مسلم فی صحیحہ)

ترجمہ: جس کسی شخص نے ایک اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کو اجر ہوگا اور اس پر جو بھی عمل کرے اس کا بھی اجر اس کو ملے گا،اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔جس کسی شخص نے کوئی بُری رسم ایجاد کی تو وہ گناہ گار ہوگا اور اسی طرح جو بھی اس کام کو کرے گا اس کا بھی بوجھ اور خمیازہ بُرائی کی داغ بیل ڈالنے والے کو بھگتنا ہوگا۔

(۲) لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِيْنَ من قبلكم شبراً بشبرٍ و ذراعا بذراعٍ...... الحديث (متفق عليه)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تم سب لوگ پہلی قومیں (یہود ونصاری) کی ہو بہو اور جوں کا توں اتباع کرو گے۔

اور سنت محدثین کی اصطلاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول قول وعمل وتقریر یا اخلاق' جسمانی وصف اور سیرت کو کہا جاتا ہے چاہے وہ بعثت سے قبل ہو یا بعد کے معاملات ہوں۔

اس کے علاوہ شریعت اسلامیہ کو بھی سنت کہا گیا ہے۔اور اس میں وسعت کے ساتھ دین' ایمان' عقیدے کو سنت کہا گیا ہے۔اور اس پہلو سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو امام اہل السنۃ کہا گیا ہے اور اسی معنی میں آپ کے دور میں اور اس کے بعد کے ادوار میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں انہیں السنۃ کہا گیا ہے جیسے: السنة للامام أحمد و تلامذته أبوبكر الخلال و الاثرم' و عبد الله بن أحمد و غيرهم ، رحمهم الله وغیرہ ہیں۔

حدیث کی اہمیت وفضیلت، حجیت اور منزلت (Position)

اہمیت حدیث

قوانین واحکام اسلامیہ کے دو مصدر (Sources) ہیں، قرآن پہلا مصدر ہے، اور اس کے بعد دوسرا مصدر سنت یا حدیث ہے، اس لئے یہ دونوں ایک ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن اور حدیث یا کتاب اللہ تعالی وسنت رسول ﷺ کہے جاتے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ قرآن کے تیس پارے ہیں ان میں مبدأ معاد، اول وآخر دنیا، اس سے قبل اور اس کے بعد کی ساری کیفیات واجزاء ہیں۔ان کی تفصیل اُحادیث سے ثابت ہے، تو قرآن کے اجمال کی تفصیلات اُحادیث سے رونما ہوتے ہیں۔ایمان واسلام کے ارکان واجزاء کی تفصیل، نماز کی رکعتیں، ان کی تعداد، کس رکعت میں کیا پڑھی جائے گی، مسافر ومریض کے نمازوں کی کیفیت، روزے کی تفصیلات، زکاۃ کی مقدار اور اس کے مستحق، حج کی تفصیلات وغیرہ وغیرہ کا علم حدیث نبوی شریف سے ہی ہے۔اور پھر حدیث شریف قرآن کریم کے اطلاق (open order) کو مقید (prescribing) کا بیان حدیث سے ہی جانا جاسکتا ہے۔ قرآن کے عموم کو خصوص یا خصوص کو عموم میں تبدیل کرنے والی حدیث ہے، قرآن میں کوئی تعارض ہو تو اس کو دور کرنے میں حدیث مدد دے گی اور اختصار کی تفصیل کا کام بھی حدیث سے ہے۔

اہمیت حدیث کو اجاگر کرنے میں درج ذیل نقل از کتاب: دفاع عن السنہ (مقدمہ کتاب ص: ۵) سے ہے۔چنانچہ اس کے گراں قدر مصنف ڈاکٹر شیخ محمد ابوشہبہ (جامعہ از ہر مصر، جامعہ

اُم القری مکہ مکرمہ کے علوم القرآن وحدیث کے پروفیسر (professor) نے بزبان عربی تحریر کی ہے جس کا ترجمہ عرض خدمت ہے۔

شریعت اسلامیہ کی دو بنیادیں ہیں (۱) قرآن کریم (۲) سنت نبوی صلی اللہ علیہ سلم

قرآن شریف دین کی اصل اور صراط مستقیم کا منبع (سرچشمہ) ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ کبری (big miracle) اور اس کی آیات زمانہ بھر (سرمدی) رہیں گے۔اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث قرآن کی وضاحت، اس کے احکام کا بیان، اصول کا بسط وکشاد Declaration ہے۔لہٰذا حدیث بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

اس فن کے ماسٹر، ہر طرح کے علم کے ماہر علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاہ کار تصنیف (تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی) کے مقدمہ میں علم حدیث کی شان و اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

حمد وثناء کے بعد عرض ہے کہ علم حدیث رفیع القدر، عظیم الفخر، شریف الذکر ہے۔صاحب علم کا اس سے مفر نہیں ہے، اس سے نادان ہی محروم ہوگا، اس کی خوبیاں زمانہ بھر رہ جائیں گی اور میں نے (الحمدللہ) اس حقیقت کو جانا اور اس سمندر کی گہرائی کو چھولیا جب کہ اوروں نے ساحل کی رسائی حاصل کی اور میں نے پانی کے بہاؤ پر چین کی سانس نہیں لی بلکہ اس فن کے سرچشمے اور منبع کا سینہ چاک کیا تو میں نے اس فن کی گہرائی تک نہ پہونچنے والے ہر آدمی سے مخاطب ہو کر ان کی ہمتوں اور عزائم کو بلند کرتے ہوئے درج ذیل مثنوی ان کے سامنے رکھی۔

لسنا و ان کنا ذوی حسب　　　یوما علی الأحساب نتکل

نَبني کما کانت أو ائلنا　　　تبنی و نفعل مثل ما فعلوا

ہم اگر چہ کہ اعلیٰ حسب ونسب والے ہیں۔مگر کبھی اس پر بھروسہ کر کے دست بستہ نہیں رہیں گے۔ہمارے اسلاف نے جو تعمیری بیڑا اُٹھایا۔ہم بھی ان کے دوش بدوش شانہ بشانہ کام کریں گے!

لہٰذا اے میرے بھائیو! آیئے اس اہم فن میں ہم بہت آگے بڑھیں گے۔ہمت وعزیمت کو بلند کریں گے اور مہارت ہی ہماری منزل مقصود ان شاء اللہ ہوگی۔اللہ ہمارے ارادوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔(آمین)

فضیلت علم حدیث اوراس کا درجہ

کہا گیا ہے کہ شرف العلم بشرف المعلوم: مرتبہ علم معلوم کے مرتبے کے مطابق بلند ہوتا ہے چونکہ علم حدیث ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہے' اس لئے اس کا مرتبہ بلند وبالا ہے۔اللہ رب العزت نے اپنے نبی کا مرتبہ بلند کیا ہے' چنانچہ ارشاد گرامی ہے۔(وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ) (انشراح:۴) ہم نے آپ کے ذکر کو بہت اونچا کیا ہے اسی طرح آپ کی زندگی اور شخصیت کے معلومات بھی اونچی ہیں تو لہٰذا حدیث کا مقام عالی ہے اور شان نرالی ہے۔

محدثین کے شرف اور مرتبے کو واضح کرنے والی عظیم الشان کتاب اس علم کے ماہر' لائق اور فائق امام حضرت ابو بکر احمد بن علی المثنیٰ الخطیب البغدادی (ت ۴۶۳ھ) کا قلمی رشحہ۔شرف أصحاب الحدیث۔۔۔ہے۔ان کے شرف میں تقریباً 340 حدیثیں اس کتاب کی جان ہیں۔اس کتاب کے محقق نے ان أحادیث سے أصحاب حدیث کی تقریباً ۴۵ خوبیاں أخذ کی ہیں جن کو یہ

تفصیل درکار ہو وہ اس کتاب کے ۱۴۵۔۱۴۹ سے حاصل کر پائیں گے۔قلت وقت اور صغر حجم کے باعث تفصیل یہاں پیش نہیں کی گئی۔علم حدیث کے مرتبے سے متعلق ماہر فن حضرت علامہ جلال الدین عبدالرحمن ابن ابی بکر السیوطی رحمہ اللہ سے منقول درچار صفحوں قبل گذر چکا کہ یہ علم بڑی قدرومنزلت والی ہے، قابل فخر اور باعث اعزاز اُمت ہے، مفید وبرتر۔ہے۔عمدہ ذکر وفکر نام وشہرت سے بھرپور ہے۔

مرتبہ حدیث سے متعلق ایک مشہور ومعروف عالم ومحدث محمد غیاث الصباغ نے یوں قلم بند کیا ہے:

تمام شرعی علوم میں برتر علم حدیث ہے جو بے حد مفید ہے کیونکہ یہ علم معمولی نہیں ہے بلکہ رسول ﷺ کی ہستی سے متعلق ہے۔اس علم کی بدولت کلام رسول ﷺ آپ کے حرکات وسکنات یا (حرکت وخاموشی) ارادے، روبرو ہونے والے کاموں پر نظر اور آپ کی حیات طیبہ کی ہر بڑی اور چھوٹی چیز کی جانکاری ممکن ہے۔

اور اس لئے بھی کہ وہ بنیاد قرآن کے بعد اسلامی قصر (palace) کی دوسری بنیاد ہے، اور اسی علم کی بدولت دین کے سچے، امانتدار اور قابل اعتبار ہستیوں تک الحمدللہ ہماری رسائی ہوئی۔

اس علم کی برتری واضح فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین فی الحدیث سفیان ثوری رحمہ اللہ نے تحریر کی ہے کہ جس مائی کے لال کو (خالق کائنات، موجد عالم، مصور انسان) ذات الٰہی کی مرضی انسان کے کھانے پینے، رہنے سہنے وغیرہ سے جان کاری حاصل کرنی ہو تو اس سے افضل اور اولیٰ علم کوئی اور نہیں ہے تو وہ نفل عبادت سے بہتر ہے اور اس علم کا حصول فرض کفایہ ہے۔

صاحب مستدرک حضرت امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوتی ہے چنانچہ ارشاد گرامی ہے۔

" لا یزال ناس من أمتی منصورین لا یضرهم من خذلهم حتی تقوم الساعة " (رواہ بمعناہ: البخاری فی صحیحه)

میری امت میں ہر زمانے کے کچھ لوگ مدد و تائید الٰہی والے ہوں گے، قیامت تک ان کو رسوا کرنیوالے کامیاب نہیں ہوں گے اور نہ نقصان پہنچا سکیں گے۔

امام أحمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ درج بالا حدیث کی وضاحت سے متعلق پوچھے گئے تو آپ نے جواب دیا کہ یہ مدد کی ہوئی جماعت علم حدیث والے نہیں ہوں گے تو میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ اور کون ہوں گے؟!

امام حاکم نے اپنی مایہ ناز تصنیف 'معرفۃ علم الحدیث' میں بعد روایت حدیث تحریر کی ہے کہ اس حدیث کی شرح و بیان میں امام احمد رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے کہ جس جماعت سے قیامت بر پا ہونے تک رسوائی برخواست کردی گئی ہے تو وہ محدثین ہی ہوں گے کوئی اور نہیں ۔ کیونکہ انہوں نے نیکوکاروں کی راہ اختیار کی ۔ سلف صالحین کے نقش قدم پر گامزن رہے ۔ بدعت و خرافات والوں کی موشگافیوں اور غلطیوں پر سے پردہ اٹھایا ۔ منکرین خدمت حدیث ومخالفین کو بھر پور سبق سکھایا ہے۔

أصحاب حدیث صلی علیہ وسلم کی شان میں حبر امت، ترجمان قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے:

" اللهم ارحم خلفائی " قلنا یا رسول الله: ومن خلفاؤک ؟قال: الذین

یروون أحادیثی و یعلمونها الناس " (المعجم الأوسط للطبرانی)

اے میرے اللہ! میرے جانشینوں پر رحم فرما، تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین نے دریافت فرمایا کے وہ کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ میری باتوں (حدیثوں) کی روایت کریں گے، اور لوگوں کو حدیث پڑھائیں گے۔

صحیح بخاری کے شارح حضرت قسطلانی نے اس حدیث کے ذکر کے بعد یوں قلم بند کیا ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو نصیحت سے نوازنا اور انہیں حدیثیں سنانا انبیاء علیہم کے قیمتی وظائف واعمال میں شمار ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا خلیفہ مانا اور ان کیلئے رحمت کی دعا فرمائی ہے۔ اللہ ہمیں علم حدیث کے حصول کے ذریعہ ان میں کا ایک فرد بنائے۔ آمین

امام بیہقی رحمہ اللہ نے مدخل میں علم حدیث کے طلبگاروں کے تعلق سے ایک اور حدیث درج کی ہے اور وہ یہ ہے "یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین' و انتحال المبطلین' و تأویل الجاهلین. " (رواہ الترمذی و حسنه)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس علم (عظیم) کو امت کے معتبر لوگ حاصل کریں گے جس کے ذریعے دین میں غلو کرنے والوں کی غلو (بے راہ روی مبالغہ آمیزی) کو دور کریں گے اور غلط راہوں پر چلنے والوں کو سیدھی راہ بتلائیں گے اور جاہلوں کی تاویلوں اور موشگافیوں کو بے نقاب کریں گے۔

علم حدیث پڑھنے اور پڑھانے والوں کو محدثین کرام نے أمیر المومنین **Empress of faith full persons** کا لقب عطا کیا ہے اور اس لقب کے حامل حضرت سفیان ابن عیینہ وسفیان ثوری، شعبۃ بن الحجاج، اسحاق بن راہویہ اور امام بخاری وغیرھم رحمہ اللہ۔ اللہ

سے دعا ہے کہ وہ ہمیں امیرلمومنین فی الحدیث بنائے اور ہمیں کیا چاہیے؟؟!!

اور اخیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ رضی اللہ عنہم سے ایک روایت محدیث کی شان میں بزبان نبی عربی یوں وارد ہے۔ " تضّر اللّٰہ امرء اسمع منا شیئا سمعہ ...... الحدیث (رواہ أحمد و الترمذی وابن حبان)

اللہ ہر اس آدمی کی ہشاش بشاش (خوش وخرم) رکھے جس نے ہماری بات سنی اور جوں کا توں نقل کیا۔الخ رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا عمل اور خدمت کے شایاں شان ہے۔ اللہ ہمیں اس کا مستحق بنائے۔ آمین

حدیث وسنت حجت ہے یا نہیں ہے؟

اگر حجت نہیں ہے تو پھر کونسی چیز حجت ہوسکتی ہے اور حجت نہ مان کر دنیا کیا کرنا چاہتی ہے کیونکہ حدیث قرآن کے نصوص کی وضاحت اور تشریح کرنے والی ہے۔اور قرآن کے معانی بیان کرنے والی ہے۔عام کی تخصیص اور اطلاق کی تقیید کا کام حدیث ہی کا تو ہے۔

مشکل قرآن کی وضاحت، مبہم کی تعیین، تاریخ کا بیان، علت کی تبیین کا کردار حدیث وسنت رسول اللہ ﷺ کا ہی تو ہے۔لہٰذا وہ حجت ہے۔قرآن پہلی حجت ہے تو حدیث دوسری ہے لہٰذا حدیث کی اتباع بھی ضروری ہے اور اس کا بیان قرآن ہی سے وارد ہے۔

(وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر:۷)

ترجمہ: رسول تمہیں جو کچھ بتائے اس کو (بلاچوں وچرا) اپنالو اور جس کسی چیز سے روکے تو،

فوراً رک جاؤ۔

شاید دنیا چاہتی ہے کہ انکار حدیث سے بہت سارے قوانین واحکام، اعمال واقوال سے چھٹی کرلے۔ خس کم جہاں پاک (محنت کم اور دنیا پاک ہوگئی) والا اصول وہ اپنانا چاہتے ہیں۔ مگر یہ خیال خام ہے اور حدیث کو اپنانا ناگزیر ہے کوئی اور چارہ کار (option) اس کے علاوہ نہیں ہے؟!

انکارِ حجیت حدیث والا مسئلہ دور حاضر کی ایجاد و پیداوار نہیں ہے، بلکہ یہ معاملہ بڑا کہنہ ہے، قدیم وجدید، ماضی وحاضر کی دین ہے، لہٰذا قابل اعتبار واعتماد علماء نے حدیث کو حجت اور مصدر شریعت تسلیم کی ہے اور اس پر اتفاق امت کا بیان جاری فرمایا ہے (۱) حضرت الامام شوکانی رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں لکھا ہے کہ سنت کی حجیت اور احکام شریعت کا مستقبل مصدر (source) ہونا عین دین ہے، اس سلسلے میں ساری زبانیں بند ہیں، اور اس سلسلے میں لب کشائی وہی کرے گا جس کا اسلام سے کوئی ناطہ ورشتہ نہ ہو۔ (۲)

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد بن محمد ابوشھبہ نے امام شوکانی رحمہ اللہ کے اس زرین قول کو بے حد سراہا اور فرمایا کہ حدیث کا نکار اور حجت نہ ماننے کا عمل خوارج وروافض کا ہے کیونکہ انہوں نے ظاہر قرآن اپنالیا اور اُحادیث کو ٹھکرایا تو نتیجتاً وہ گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا (۳)۔اور جادہ سلیم سے ہٹ گئے۔ (دفاع عن السنۃ ص:۱۴)

قرآن کریم کی بے شمار آیتیں اور حضرت محمد ﷺ سے ثابت ان گنت حدیثیں یہ نشان دہی

(۱) دفاع عن السنۃ ص:۱۳
(۲) ارشاد الفحول (۳۹)
(۳) ہم تو ڈوبے ہیں تم کو بھی لے ڈوبیں گے صنم

کررہی ہیں کہ احادیث کا انکار منکر ہے، معروف نہیں ہے! اس سلسلے کی چند آیتیں پیش کی جارہی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

(۱) (قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّهُ) [آل عمران:۳۱]

ترجمہ: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرمادیجئے کہ لوگو! اگر تم اللہ سے محبت (کا دعوی) کرتے ہو تو میری اتباع کرو، وہ تم سے محبت کریگا۔

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ (النساء: ۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کی اور اس کے رسول اور بڑے با اثر لوگوں کی اطاعت کیا کرو اور اگر کسی مسئلے میں تم ایک دوسرے سے تکرار کرلو تو اس کو اللہ (قرآن) رسول (حدیث) کی کسوٹی پر پرکھلو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہو؟

(۳) فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيماً (النساء: ۶۵)

ترجمہ: آپ کے رب کی قسم وہ لوگ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ وہ الجھے ہوئے معاملے میں آپ کو حکم (پنچ) نہ مان لیں۔

(۴) مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّهَ (النساء: ۸۰)

ترجمہ: جس کس نے بھی رسول اللہ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

(۵) فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ

أَلِيمٌ (۶۳)

ترجمہ: اس کی (یعنی رسول اللہ ﷺ) کی مخالفت کرنے والے حضرات اس بات سے پرہیز کرتے رہیں کہ وہ فتنے یا دردناک عذاب کے زد میں نہ آجائیں؟!

(۶) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ (الأحزاب: ۲۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت آپ تمام حضرات کے لئے نمونہ ہے اگر اللہ اور آخرت کے دن پر بھروسہ ہے۔

(۷) وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا (الحشر: ۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں اس کو اپنا لو اور ہر اس بات سے رکو جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے۔

اس سلسلے کی چند احادیث بھی پیش کی جارہی ہیں غور کرنے کی دعوت ہے تاکہ حجت حدیثیت کا علم ہو۔

(۱) عن المقدام بن معد یکرب مرفوعا: "الا انّی أوتیت الكتابَ و مثله معه، ألا یوشک رجل شبعان یتکئ علی أریکته، یقول: علیکم بالقرآن فما وجدتم فیه من حلال، فأحلوه وما وجدتم فیه من حرامٍ فحرموه ...... الحدیث

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: اے لوگو! آگاہ ہوجاؤ کہ میں قرآن اور پھر اس جیسی ایک اور چیز دیا گیا ہوں کہ عنقریب ایسا ہوگا کہ ایک پیٹ بھرا (مست ملنگ) آدمی اپنی چارپائی پر لیٹ کر یا ٹیک لگا کر کہے

گا کہ میاں! قرآن ہی کو اپنا دستور بنالینا جو اس میں حلال ہو وہی حلال ہے، اور جو کچھ اس میں حرام گردانا جائے بس وہی حرام ہے۔

اس حدیث میں انکار حدیث اور مخالفت رسول اللہ ﷺ کی ممانعت ہے اور خوش حال لوگ بے حد مال والوں کا ذکر ہے جو اپنے ہی گھروں میں داد عیش دیتے ہیں علم دین کے حلقوں اور مجلسوں سے دور رہتے ہیں۔

یہ حدیث معجزہ رسول ہے کہ آپ اپنے زمانے میں اس گھناؤنی حرکت کی پیشین گوئی فرمائی ہے کہ لوگ قرآن پر اکتفاء کرلیں گے اور احادیث سے روگردانی کرلیں گے۔ تو یہ لوگ اس طرح اسلام کو دور سے سلام کرلیں گے!!

(۲) عرباض بن ساریہ: رضی اللہ عنہ. والی حدیث: ''علیکم بسنتی و سنہ الخلفاء الراشدین المهدِیین من بعدی، عضوا علیها بالنوا جذ......الحدیث
(رواہ امام ابوداؤد، ترمذی وقال حسن صحیح)

ترجمہ: اے لوگو! تم میری اور خلفائے راشدین کی سنت مضبوطی سے تھام لو اور جمے رہو!

(۳) عن ابن عباس ـ رضی الله عنهما ـ أن النبی صلی الله وعلیه وسلم خطب في حجة الوداع، فقال: " ان الشيطان قد يئس أن يعتد بأرضكم ولكن رضى أن يطاع فيما سوى ذلک مما تحقِرون من أمرِ كم فاحذروا' انّي تركت ما ان اعتصمتم به فلن تضِلّوا...... (مستدرک حاکم، موطا، امام مالک)

اس حدیث میں سنت کو حجت ماننے کا حکم ہے۔

ان کے علاوہ بے شمار دلیلیں حدیث کے حجت شریعت ہونے کی نشان دہی کر رہی ہیں،

تطویل کے ڈر سے گریز کرتے ہوئے اس آیت مبارکہ کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں، جس کو علماء نے دلیل بین ثابت کی ہے اور سر تسلیم خم کیا ہے۔ اور وہ ہے: **(وَمَا آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهاكُمْ عَنْهُ فَانتهُوا)**

اور آخر میں میں اس موضوع پر تحریر کردہ علامہ حافظ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ کی مایہ ناز تصنیف: مفتاح الجنۃ فی الاحتجاج بالسنۃ'' سے چند مفید نقول پر اس بحث کو ختم کرتا ہوں۔

امام سیوطی رحمہ اللہ نے قلم بند کیا ہے کہ روافض وخوارج بے دین لوگوں کا انکار حدیث دین ہے لہٰذا خوب جان لیجئے کہ قول رسول اور فعل حجت ہے، منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کا حشر یہود و نصاری و دیگر کافروں کے ساتھ ہوگا؟!

یہ فاسد رائے بددین لوگ اور شیعہ کی غلو پسند جماعت رافضہ کا ہے جن کا عقیدہ تھا کہ اصلی نبی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ پر مہربانی کی اور ان کو منصب نبوت سے سرفراز فرمایا۔ معاذ اللہ!

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم کو ہر معاملے میں اہل سنت والجماعت اور جادہ سلیمہ پر گامزن لوگوں کے آثار پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

طلب علم حدیث کی فضیلت

علم حدیث کی اہمیت، فضیلت، حجیت سے متعلق کچھ معلومات ہم نے گزشتہ اوراق میں حاصل کی ہیں۔اس علم کی افادیت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑی توجہ دی اور بے حد دلچسپی سے کام لیا۔قرآن کریم کی قدر کی طرح اس علم کی بھی قدر کی۔احادیث کے طلب میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور کوشش یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال آپ کی زبانی سے سماعت فرمائیں اور آپ کی صحبت بابرکت میں رہنے کو بے حد پسند کرتے تھے تاکہ مسائل کا صحیح علم، مشکلات کا حل براہ راست آپ سے حاصل کیں۔ان کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ اگر وہ کسی وجہ سے آپ کے حضور میں آنہ سکتے تھے تو کسی اور کو اپنا نائب بناتے تھے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر انہیں بتادے اس کو عمل بزبان عربی: **التناوب فی العلم** (باری مقرر کرنا) کہاجاتا ہے۔

اس طلب علم حدیث کی دلچسپی نے صحابہ کو دین ودنیا کی بھلائیاں جمع کرنے کی توفیق عطا کی وہ نہ تو دنیا سے غافل رہے اور نہ آخرت کا دامن ان کے ہاتھوں سے جاتا رہا۔علم وعلماء کا شرف، حدیث کی قیمت سے وہ اچھی طرح واقف تھے۔احادیث سن کر دوسروں کو سنایا۔اور انہیں سینوں میں محفوظ رکھا اور دوسروں کو اس سے محروم نہیں کیا۔حفظ أحادیث میں سات صحابہ پیش پیش تھے۔

(۱) ابوھریرہ (۲) عبداللہ بن عباس (۳) عبداللہ بن مسعود (۴) عبداللہ بن عمر (۵) أنس بن مالک (۶) ابوسعید خدری (۷) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم ان کے علاوہ حضرت عائشہ اور عبداللہ

بن عمرو بن عاص اور علی رضی اللہ عنہم بھی کثرت روایت حدیث میں مشہور ہیں۔

الرحلة فی طلب الحدیث : سماع حدیث کے لئے سفر کرنا سنت ہے۔صحابہ وائمہ حدیث طلب حدیث کے لئے سفر کیا کرتے تھے۔اور دور دور کی مسافتیں اس غرض نبیل کے لئے طئے کیا کرتے تھے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کے ترجمہ باب میں تعلیقا اور اُدب مفرد میں اور دیگر ائمہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے طلب حدیث کی راہ میں سفر کرنے کی حدیث ذکر کی ہے اور اسی طرح ابوأیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی عقبہ بن عامر سے حدیث سننے کی غرض سے رحلت فرمائی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی کئی رحلتیں مذکور ہیں کہ انہوں نے سماع حدیث کی خاطر اونٹ خریدا یا کسی سے مستعار لیا اور مدینہ سے ملک شام کے مقام دمشق کی طرف طویل سفر کیا اور وہاں عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے " یحشر اللہ الناس یوم القیامة عراة "۔والی حدیث سماعت کی اور حضرت طبرانی نے جابر رضی اللہ عنہ کے ایک اور رحلت کا ذکر فرمایا جو مسلمہ بن مخلد کی طرف حدیث الستر علی مسلم کے سننے کی غرض سے سفر کی۔

اور حدیث الستر علی المسلم کی سماعت کے لئے ابوأیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے مقام کا قصد کیا۔اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ایک صحابی نے ملک مصر حضرت فضالہ بن عبید کی طرف سفر کیا تاکہ ان سے حدیث سماعت فرمائے۔

اس طرح طلب علم کے لئے صحابہ کے زمانے کے بعد تابعین، اتباع تابعین، ائمہ دین، ائمہ أربعہ وأصحاب الأصول الستة وغیرہ دیگر علماء طلب حدیث کی خاطر سفر کیا کرتے تھے اور طلب حدیث کی راہ میں مشقتیں برداشت کیں۔

تحری وتثبت (چھان بین)

بات اس پر ختم نہیں ہوئی ، بلکہ وہ سنی ہوئی حدیثوں کے بارے میں تحقیق کیا کرتے تھے چنانچہ امام مسلم نے اپنی صحیح کے کتاب الآداب میں ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی درج کی ہے جسکا معنی یہ ہے کہ آپ کے ہاں ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی اور پھر واپس چلے گئے ،کام سے نمٹنے کے بعد خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابوموسی کہاں ہیں انہیں بلاؤ تو ان کے آنے پر واپس جانے کی وجہ دریافت کی تو حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تین مرتبہ اجازت طلب کرنے پر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے!تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر دلیل مانگی اور فرمایا کہ اس پر دلیل پیش کی جائے ورنہ بھلا نہ ہوگا۔

اور اسطرح ایک کالی عورت نے غالباً حضرت عقبہ اور ان کی بیوی سے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم نے شادی کیسے کی؟ تو پھر اس پر تحقیق ہوئی۔تو اس طرح ان برگزیدہ زمانوں میں صحابہ اور بعد میں آنے والے بزرگوں نے طلب علم حدیث میں بڑی دلچسپی لی ، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ وہ لوگ لگے رہے حدیثوں کو یاد کیا اور دوسروں کو سنایا،حدیث کے لئے دور دراز کا سفر کیا سینوں میں محفوظ رکھا اور دوسروں کو سنایا۔اس کو اُصول حدیث کی زبان میں الرحلة فی طلب الحدیث کہا جاتا ہے اس موضوع پر امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ ودیگر ائمہ حدیث رحمہ اللہ نے بڑی کتابیں الحمدللہ لکھی ہیں۔

ہائے افسوس کہ ان زمانوں کے لوگوں میں یہ دلچسپیاں باقی نہیں رہیں۔تو ان سے موازنے کے طور پر علامہ ابن الصلاح الشہرزوری نے اپنی مایہ تصنیف علوم حدیث میں لکھا ہے کہ

اس امر میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ علم حدیث تمام علوم میں افضل واعلی ، انفع واولی ہے۔دنیا کے بڑے بڑے لوگ اس کو چاہتے ہیں، علمائے محققین کی وہ غرض وغایت ہے، نہیں چاہتے ہیں تو صرف نادان طبقے کے لوگ ہیں۔اگلے زمانوں میں علم حدیث کی بڑی شان رہی اس کے بڑے فوائد لوگوں نے حاصل کئے۔اور ان کی زندگیاں آباد رہیں مگر یہ سرگرمیاں ختم ہوگئیں حدیث کے، طلب گار کم عدد اور عدیم الوسائل ہوگئے۔اللہ ان کی مدد کرے۔آمین

کتابت یا تدوین حدیث

تاریخ شاہد ہے کہ عرب سب کے سب جاہل مطلق نہیں تھے ، لکھنے اور پڑھنے سے بھی واقف تھے مگر حدیث لکھنے کی نبوت کی ابتدائی زمانے میں ممانعت تھی۔

ا۔کیونکہ اس زمانے کے لوگ ذہنی طاقتوں سے کام لیتے تھے علم ذہنوں میں محفوظ کر لیتے تھے اور پھر اس زمانے میں لکھنے کے وسائل کی کمی تھی۔

۲۔اور کیونکہ حدیث لکھنے کی ممانعت تھی اور نصوص قرآن کے ضبط وکتابت کی اجازت تھی چنانچہ صحیح مسلم کی ایک روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے،

"لا تکتبوا عني شيئا الا القرآن ، فمن كتب عني غير القرآن فليمحه وحدثوا عني ومن كذب علي متعمدا ......" الحديث (رواه مسلم و أحمد)

ترجمہ: مجھ سے سوائے قرآن کے کچھ مت لکھا کرو اور جو اس کے علاوہ لکھے تو وہ مٹا دے

جائیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ غصہ اور غضب کی حالت میں بھی میں کچھ کہتا ہوں، لہٰذا قرآن کے علاوہ مجھ سے کچھ لکھا نہ کرو۔

اس کی وجہ شاید یہ معلوم ہوتی ہے کہ اول اسلام میں ایمان لوگوں کے دلوں میں راسخ نہیں ہوا تھا تو دوسری چیزوں کے خلط ملط ہونے کے ڈر سے حدیث لکھنا ممنوع تھا۔ اور یہ کام لوگوں کی عدم واقفیت کی وجہ سے دوبھر بھی تھا۔ مگر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا اور قرآن وحدیث کے مل جانے کا خطرہ ٹل گیا، لوگ علم سے واقف ہوگئے۔ ایمان دلوں میں پیوست ہوگیا تو لکھنے کی اجازت دی گئی، ممانعت برخاست ہوگئی، مگر ان دنوں میں بھی کچھ صحابہ نے چیزوں کو لکھ کر محفوظ کیا۔ چنانچہ عبداللہ عمر بن عاص رضی اللہ عنہما کے ہاں علم حدیث میں ایک صحیفہ تھا' اور دیگر لوگوں کے سینوں میں بھی حدیثیں محفوظ تھیں۔

وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رفتہ رفتہ لکھنے کا رواج ہوتا گیا حتی کہ عہد فاروق میں خلیفہ اور ان کے ساتھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے ہوئی کہ باقاعدہ احادیث لکھے اور جمع کئے جائیں مگر اس پر عمل نہ ہوا۔ اس طرح یہ کام باقاعدگی سے نہ ہوسکا حتی کہ امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ (خلیفہ خامس رحمہ اللہ) کا زمانہ آیا کہ آپ نے جمع احادیث وکتابت کا حکم جاری کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے موطا اور امام بخاری نے ترجمہ باب میں قلم بند کیا ہے کہ جب خلیفہ عادل، نیک سیرت حکمران نے جمع حدیث کا حکم صادر فرمایا تو خلیفہ اپنے گورنر حضرت ابوبکر بن محمد عمر بن حزم کو لکھا کہ:

انظر ما کان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجمعه ، فانی

خفت دروس العلم و ذهاب العلماء (ذکره البخاری تعلیقا فی کتاب العلم)

ترجمہ: اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث جہاں کہیں ہوں جمع کرنا شروع کردو کیونکہ مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے ختم ہوجانے کا اندیشہ ہوچلا ہے اور حضرت عمرۃ بنت عبدالرحمان الانصاریہ اور قاسم بن محمد بن ابی بکر کے پاس جتنی حدیثیں ہوانہیں جمع کرلو۔

اس طرح جمع حدیث (تدوین اول) کا حکم ملک بھر کے لوگوں کو عطا کیا اور جن حضرات کو اس بات کا حکم خاص عطا کیا وہ حضرت محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب الزہری رحمہ اللہ ہیں۔

اس معاملے میں بڑی حرکت ہوئی، لوگوں نے جمع وتدوین حدیث میں بڑی دلچسپی لی۔ جمع وتدوین، تحری وتثبت، تصحیح وتبیین سقیم کا کام زور پکڑا تو حدیث کی کتابیں مرتب ہوئیں۔ پہلے تو مختلف موضوعات کے کتابوں میں احادیث جمع کی جانے لگیں اور علم حدیث میں مستقل تصانیف مسانید وسنن وصحاح کی شکل میں رونما ہوئے کتب ستہ کی تدوین تیسری صدی ہجری میں عمل درآمد ہوئی اور اس زمانے کو کتابت حدیث (Editing Hadees) کا عصر ذہبی Golden period کہلایا۔ اس طرح تدوین حدیث کی ابتداء عصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوئی۔

پھر صحابہ اور تابعین کے زمانے میں رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوتی گئی اور اواخر تابعین کے زمانے میں یہ معاملہ زور پکڑتا گیا اور تیسری صدی ہجری میں یہ فن پختگی کو پہنچا۔ تدوین علم حدیث کے مختلف اقسام، شعبے اور پہلو پر منظم ومرتب کتابیں لکھی گئی ہیں۔ تفصیل درکار ہو تو حضرت سید صدیق الغماری رحمۃ اللہ کی شہکار تصنیف ''الرسالہ المستطرفہ'' کا مطالعہ فرمائیں۔ اس میں صحاح، حسان، سنن، مسانید، معاجم، مستدرکات، مستخرجات وغیرہ وغیرہ کا مفصل ذکر ہے۔

اس علم کی خدمت میں لگے رہنے والے قابل آفریں ہیں، ان کی خوبصورت لڑی میں ایک

موتی بننے کی اللہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حدیث سے متعلق شبہات اوران کا ازالہ

یہ مسئلہ بڑا مشکل اور مفصل ہے، ہر زمانے میں حدیث، محدثین کے بارے میں بڑے شکوک وشبہات برپا ہوتے رہے علماء حدیث نے ان کے حل پیش کیئے اور الحمد للہ اچھے جوابات سے گتھیاں سلجھائی ہیں۔ اس سلسلے کی باتیں علوم حدیث کی کتابوں میں بھری پڑی ہیں۔ مختلف کتب حدیث، اس کے موضوعات اور شعبے، رجال حدیث و رواۃ وغیرہ پر دنیا نے شک کی اور شبہات کے دروازے کھولے۔ لہٰذا محدثین کی فیصلہ کن کتابیں پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جہل و نادانی، کم علمی قصور فہم سے شکوک وشبہات کا میدان وسیع ہوتا جائے گا، ہوش کے ناخن لینے، عقل کو ٹھکانے لگانے کی سخت ضرورت ہے۔

کندۂ ناتراشوں نے کبھی قرآن اور کبھی اُحادیث اور کبھی دین کے طے شدہ مسائل کے انکار کی شکل اور کبھی دین میں الجھنیں برپا کر کے احادیث شریفہ کو معمہ بنا کر رکھ دیا علم اور فہم سمجھ بوجھ سے حقائق کے اسرار کھلیں گے اللہ ہم کو نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خواہ مخواہ کے اعتراضات سے ضیاع وقت ومحنت، زبان کی عدم حفاظت کا ڈر ہے، پھر بھی علوم حدیث کے مختلف کتابوں میں علماء نے اپنی کوششوں اور دیگر علماء کے حوالے اور نقول سے ازالہ شبہات کا کام کیا ہے۔ ایسی کتابوں میں حضرت ڈاکٹر الشیخ مصطفےٰ السباعی کی مشہور ومعروف ومتداول کتاب ''السنۃ ومکانتہا فی التشریع'' کے صفحہ نمبر ۱۲۵-۳۷۴ ملاحظہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ

حق آئینے کی طرح صاف دکھائی دے گا۔

اس کے علاوہ اس فن کی ایک اور اہم کتاب ''دفاع عن السنۃ'' برائے ڈاکٹر شیخ محمد ابو شہبۃ مطالعہ فرمائیں۔

انصاف کا دامن برقرار رکھتے ہوئے، زبان کی حفاظت، دین کا بچاؤ، دفاع عن الحدیث واہلہ میں عقل وفہم استعمال کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ درج بالا اوران جیسی کتابوں میں اُبوریہ، گولڈزیر وغیرہ جیسے معترضین کی حدیث اور محدثین پر مختلف اعتراضات اور ان کے جوابات ذکر ہیں۔

برادران اسلام!

فن حدیث ایک بڑی امانت ہے اس کا علم، گہرا سمندر ہے، بازیچۂ اطفال نہیں ہے، اس سمندر علم سے موتی چن کر لانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے، نقد وتبصرے کے لئے بڑی دانش مندی، بصیرت و امانت کی ضرورت ہے، علوم حدیث سے دلچسپی اور گہری اور عمیق معلومات ناگزیر ہیں لہٰذا طلبہ علم کو اس علم کا بے حد شوق اور جستجو درکار ہے۔ مدارس و جامعات اور مراکز اسلامیہ اس علم کی تدریس پر خوب زور دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ توفیق عطا فرمائے اور اسباب مہیا کرے۔ آمین۔

☆☆☆

علم اسناد اور اس کی اہمیت و قیمت

اسناد مومن کا ہتھیار ہے۔ اور اسی پر دین کا دار و مدار ہے لہٰذا اس کو جاننا بے حد ضروری ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ حدیث کے دو جزء ہیں (۱) اسناد یا سند (۲) متن۔ لہٰذا اس سلسلے کی کچھ معلومات پیش خدمت ہیں۔

اسناد: یعنی رواۃ حدیث (Narrators) کا وہ سلسلہ جو متن پر رکتا ہے۔

اسناد حدیث کا اہم جزء ہے۔ محدثین جب کسی حدیث پر حکم لگاتے ہیں تو دراصل وہ اسناد ہی کے بل بوتے حدیث کو صحیح یا حسن یا ضعیف، منکر واہی وغیرہ کہتے ہیں۔ لہٰذا اسناد حدیث کی جان ہے بلکہ وہ مومن کا وہ ہتھیار ہے جس سے باطل کا سینہ چاک کر کے حق حاصل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے۔ "الاسناد سلاح المؤمن" اسناد مومن کا ہتھیار ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: الاسناد من الدين ' لو لا الاسناد لقال من شاء ما شاء

اسناد ہی دین ہے۔ اگر اسناد کا وجود نہ ہوتا تو ہر آدمی جو من میں آئے کہنے کی جرأت کرتا تھا۔

عن محمد بن سيرين قال : ان هذا العلم دين ' فانظروا عمن تأخذون دينكم (مقدمہ صحیح مسلم:۱۲/۱۴) حضرت محمد بن سیرین نے کہا ہے کہ بے شک علم حدیث دین ہے۔ جن سے تم یہ علم قبول کرتے ہو انہیں خوب پرکھ لینا!!

الاسناد خصيصة هذه الأمة: اسناد اس امت کی خوبی ہے اور کسی امت میں اس کا وجود نہیں ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کے مقدمے میں سید التابعین حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ کا زرین قول اسناد کے بارے میں ذکر کیا ہے اور وہ حسب ذیل ہے۔

كنا نأخذ الحديث فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالكم ان كان من أهل الحديث يؤخذ حديثه ......الخ (مقدمہ صحیح مسلم ۱/۱۵)

ابتدائے اسلام میں ہم لوگ ہر بندے سے حدیث اخذ کرتے تھے، اور جب امت فتنے کی زد میں آ گئی تو ہم اب چھان بین کریں گے اور ہم لوگوں سے کہیں گے تم اپنے رجال کا نام لو' اگر وہ علم حدیث میں صادق، اور کہنہ مشق ہوں تو ان کی حدیث قبول کریں گے ورنہ نہیں۔

میرے بھائیو! اسناد کی اہمیت کی وجہ سے رجال حدیث، علم قواعد الجرح والتعدیل، توثیق و تجریح کے فنون رونما ہوئے، ہر محدث کو امانت علم کے ترازو میں تولا جانے لگا، اور پھر حدیث لینے کی بات سمجھ میں آتی تھی۔ یہ اہم فن ہے اس پر کافی توجہ اور محنت وعنایت کی ضرورت ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یاد رہے کہ صحیحین کے علاوہ کسی بھی کتاب حدیث سے حدیث کی روایت کی جائے اور لوگوں کو بتایا جائے تو حدیث کی سند کا حال معلوم کرنا ضروری ہے یا کم از کم اس فن سے واقفیت رکھنے والے محدث کی رائے جاننے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی حدیث نا قابل احتجاج ہے اور خطیب وواعظ نے اس کو بطور حجت امت کے سامنے پیش کی تو لینے کے دینے پڑیں گے اور بہت ممکن ہے کہ وہ جھوٹا کہلائے اور "من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار" والی حدیث متواتر کے ضمن آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرور فتن سے محفوظ رکھے اور بصد امانت و دیانت اور حد درجہ چھان بین سے دین کی بات پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

کتاب کے مراجع ومصادر

۱۔	قرآن کریم		
۲۔	المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم		
۳۔	کتب ستہ ودیگر حدیث کی مختلف کتابیں		
۴۔	اصول التخریج ودراسۃ الاسانید	ڈاکٹر محمود الطحان	
۵۔	اہتمام المحدثین بنقد الحدیث......	ڈاکٹر محمد لقمان سلفی	
۶۔	الالماع الی اصول الروایہ وتقیید السماع	قاضی عیاض بن موسی	دار التراث العربی...
۷۔	تدریب الراوی بشرح تقریب النووی	السیوطی جلال الدین	دار الفکر بیروت
۸۔	تیسیر مصطلح الحدیث	ڈاکٹر محمود الطحان	دار المعارف، ریاض
۹۔	جامع بیان العلم وفضلہ	ابن عبد البر	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت
۱۰۔	الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع	الخطیب البغدادی	الرسالۃ، بیروت
۱۱۔	السنۃ قبل التدوین	محمد عجاج الخطیب	دار الفکر، بیروت
۱۲۔	شرح نخبۃ الفکر	امام ابن حجر	مکتبۃ الغزالی دمشق
۱۳۔	شرف أصحاب الحدیث	الخطیب البغدادی	جامعۃ انقرۃ، ترکستان
۱۴۔	شروط ائمۃ الستۃ	المقدسی	مکتبۃ عاطف، مصر
۱۵۔	شرح الفیۃ الحدیث		
۱۶۔	فتح المغیث	السخاوی	
۱۷۔	الکفایہ فی علم الروایۃ	الخطیب البغدادی	
۱۸۔	مفتاح الجنۃ فی الاحتجاج بالسنۃ	السیوطی	مکتبۃ الاباز
۱۹۔	النکت علی کتاب ابن الصلاح	ابن حجر	دار الرائیۃ الریاض
۲۰۔	الرسالۃ المستطرفۃ	سید شریف الکتانی	دار البشائر، بیروت

مرکز کے دیگر مطبوعات بزبان اردو وتلگو

۱۔ آبرو کی حفاظت

ترجمہ ''حراسة الفضيلة'' للعلامۃ الدکتور بکر بن عبد اللہ أبو زید رحمہ اللہ

۲۔ آپ کے بچے کا نام کیا ہوگا؟

''تسمية المولود'' للعلامۃ الدکتور بکر بن عبد اللہ أبو زید رحمہ اللہ

۳۔ نماز جنازہ کے مختصر احکام — د صالح الفوزان سلمہ اللہ

۴۔ روئے زمین پر......شرک اور اس کے اقسام

ترجمہ: ''الجواب الکافی'' لشیخ الاسلام الامام ابن قیم رحمہ اللہ

۵۔ بدعات سے گریز کیجئے۔

ترجمہ'' التحذير من البدع'' الامام عبد العزیز ابن باز رحمہ اللہ

۶۔ حج وعمرہ وزیارت: مسائل حج وعمرہ بزبان تلگو

للامام عبدلعزیز ابن باز رحمہ اللہ

۷۔ موت کے بعد کا حساب بزبان تلگو

'' الأصول التي يسأل '' الشیخ حمود اللاحم سلمہ اللہ

۸۔ برائی کی روک تھام کب اور کیسے؟!!

''درجات تغيير المنكر'' للدکتور عبد العزیز بن أحمد المسعود

۹۔ علم حدیث کی اہمیت وماہیئت — ڈاکٹر محمد العمری أبو عبد اللہ